

آپ کے جانشین معروف عالم دین، محقق، دانشور اور دینی صحافت کے عظیم ترجمان حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ سے اللہ تعالیٰ دن رات مختلف میدانوں میں خدمات لے رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا تعلیمی ادارہ بھی طالبان علم و نبوت و علم کی عظیم نعتوں سے عشروں سے سیراب کر رہا ہے۔ ادارہ اس غم میں آپ کے پس ماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

داغ فراق محبت شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی تھی سودہ بھی غمخوش ہے

نامور محقق عظیم دانشور جناب پروفیسر پریشان خٹک کی وفات

پختونوں کی سرزمین یوں تو ابد سے سنگلاخ پہاڑوں اور سخت جاں لوگوں کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہے لیکن دست قدرت نے ان سنگلاخ پہاڑوں اور غیر ذی ذرع وادیوں کو ایسے ایسے علم و ہنر کے گوہر یکساں اور شجاعت و بہادری کے پیکروں کے پیش قیامت موتیوں و جواہر سے اس سرزمین کو خوب مالا مال رکھا ہوا ہے۔ اکوڑہ خٹک ہی کے دشت و پہاڑوں کی مثال لیجئے، خٹک قبیلے کے معروف سپہ سالار اور پشتو ادب کے عظیم شاعر خوشحال خان خٹک کا طلسماتی کردار آج پشتو اور عالمی ادب کے سرخیلوں میں شمار ہوتا ہے۔ شاعر اسلام اقبالؒ نے جب یورپ کی لائبریریوں میں خوشحال خان خٹک کے پشتو دواوین کے تراجم دیکھے تو وہ اس سے اتنا متاثر ہوئے کہ ”شاہین“ اور ”خودی“ جو ان کی شاعری کا بنیادی تصور و فلسفہ ہے ان ہی سے مستعار لیا۔ معروف عظیم روحانی شخصیت رحمان باباؒ کے صوفیانہ کلام اور واعظانہ ہند و نصیحت کی کرشمہ سازیاں ہی ہیں کہ سینکڑوں برس گزر جانے کے بعد بھی یہ زبان زو عام ہیں۔ اس کے علاوہ جناب امیر حمزہ بابا، جناب سمندر خان سمندر، جناب غنی خان اور جناب اجمل خٹک صاحبان کی شاعری کی مقبولیت کا اعتراف بھی عالمی ادب کے ارباب بابت و کشادہ دل سے کیا ہے۔ یہ چند شخصیات اس مردم خیز سرزمین کے صرف چند نمونے ہیں ورنہ اگر ان کے نام ہی گئے جائیں تو ان کے لئے بھی ایک دفتر چاہیے۔

ع ہزار بادہ ناخوردہ در درگاہ تاک است

الغرض اسی قافلہ علم و ادب کے ایک اور سپہ سالار ممتاز دانشور، مفکر، نقاد، شاعر، ادیب اور پشتو ادب کے روح رواں اور فن تاریخ کے امام جناب پروفیسر پریشان خٹک (عنی جان المعروف پریشان خٹک) بھی گزشتہ ماہ ہم سے ہمیشہ کیلئے چھڑ گئے۔ جناب پروفیسر صاحب کی علمی، ادبی اور خصوصاً تاریخی خدمات کے سامنے علم و فضل کا ایک جہاں آج ان کی عظمت کے سامنے سرنگوں ہے۔ پاکستان کے تمام اعلیٰ اعزازات ان پر نچاؤ رکھے گئے۔ پروفیسر صاحب ہمہ جہت اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے ہر فن اور ہر موضوع پر بڑا شاندار اور جامع کام کیا ہے۔ یقیناً آپ

کی ذات اور خدمات اکیڈمیوں اور اداروں سے بڑھ کر تھی۔ آپ نے مختلف میدانوں میں تعلیمی خدمات سرانجام دیں۔ ان کی زندگی کا بنیادی مقصد ہی درس و تدریس اور تحقیق و تصنیف رہا ہے۔ درجنوں مستند کتابیں آپ کی علمی شخصیت پر دلالت کرتی ہیں۔ خصوصاً پنجتوں کی ریختاں تاریخ کو انہوں نے جس طرح اپنی کتاب (پشتون کون) میں مزید اپنے تیشہ تحقیق اور قلب و جگر کے خون سے جس طرح نکھارا ہے یہ انہی کا خاصہ اور وطیرہ ہے۔ جناب پروفیسر صاحب بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں والے باوقار انسان تھے۔ نام کے پریشان خٹک تھے لیکن فطرتاً مریض و مرجان بزدل نہ تھے، انتہائی خوش گنتار، خوش شکل اور خوش لباس تھے۔ جس مجلس اور کانفرنس میں جاتے سب کی نگاہوں کے مرکز اور آنکھوں کے تار ہوتے تھے۔ اپنے نام ”پریشان خٹک“ کے حوالے سے ان کے پاس بے شمار لطائف و ظرائف اور واقعات تھے۔ انکے پاس بیٹھ کر اٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اگلی مجلس میں شعر و ادب اور خصوصاً تاریخ کے موضوع پر ہر وقت اتنا کثیر مواد لوگوں کی زبان پر رہتا کہ انسان ان کی قوت حافظہ اور اندازِ بیاں کی وسعت اور فصاحت و بلاغت پر انگشت بدندان رہ جاتا۔ آپ پشتونوں کے روایتی معروف خٹک قبیلہ کے اصلی پٹمان تھے اور آپ کا تعلق بھی صوبہ سرحد کے دور دراز علاقہ کرک سے تھا لیکن آپ بلا کے خطیب تھے بلکہ خصوصاً اردو زبان کو خوش و تسنیم سے دھلی، ہڑکی، نستعلیق، لہجہ میں اس روانی اور اس خوبصورتی سے بولتے کہ آپ پر کھنوا اور دہلی کے کسی بڑے علمی اکتب کے استاد کا گماں ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے اردو خواں طبقہ بھی آپ کی تحریر اور گفتار کا نہ صرف معترف رہا بلکہ کئی حوالوں سے ان کا مدح سرا بھی رہا۔ یہ سب پٹھانوں کیلئے بڑے فخر اور مسرت کی بات ہے۔ جناب پروفیسر صاحب مرحوم کو اکوڑہ خٹک سے کئی نسبتوں کی وجہ سے کافی لگاؤ تھا۔ آپ خوشحال خان خٹک کے بڑے مداح تھے اکثر ان کے بارے میں منفقہ تقریبات میں شرکت کیلئے اکوڑہ ضرور ان کے مزار پر آتے۔ اس کے علاوہ ہمارے خاندان کے ساتھ اور خصوصاً حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے ساتھ آپ کا بڑا دیرینہ تعلق رہا ہے۔ آپ حضرت مولانا مرحوم کے بڑے مداح اور عقیدت کیش تھے۔ ہمارے خاندان کے شجرہ نسب کی تیاری کے سلسلے میں انہوں نے بھی بڑی تحقیق اور محنت کی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت والد صاحب مدظلہ سے ان کا تعلق دوستانہ حد تک بے تکلفانہ تھا۔ ہمیشہ ہر موقع پر آپ نے دارالعلوم اور ہمارے خاندان کی عزت افزائی فرمائی۔ آپ کی جدائی سے پاکستان کے تمام علمی و ادبی حلقوں میں ایک بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ یقیناً آپ اس وقت پاکستانی ادب کے سرخیل شمار ہوتے تھے۔ یوں تو قومی علم و دانش اور شعر و ادب کی انجمن آپ جیسے بڑی شخصیت کے جدا ہونے سے بے رونق تو ہو ہی گئی ہے لیکن سرزمین صوبہ سرحد اور خصوصاً پشتو ادب کی بزم جو پہلے ہی درہم برہم تھی اب آپ کی رحلت اور جدائی سے اس کی تمام رعنائیاں اور جلوہ افروزیایں طاق نسیان کی نذر ہو گئی ہیں۔ آخر میں ادارہ جناب پروفیسر پریشان خٹک مرحوم کے تمام ہمساندگان اور خصوصاً ان کے صاحبزادگان کے ساتھ دلی تعزیت کر رہے۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا